OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.11 Issue 12December 2022

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف: قرآن اور تورات کی روشنی میں تحقیقی وتقابلی جائزہ

HAZRAT MUSA (PBUH): RESEARCH AND COMPRATIVE ANALYSIS IN THE LIGHHT OF QURAN AND TORAH

Fraz Ahmad
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore.

Dr. Mumtaz Ahmad Sadeedi Al Azhari
Visiting Lecturer, Dept. of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore.

Munir Hussain
Senior Lecturer, Dept. of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore.

Abstract: Prophets and Messengers are the best and highest people in the world and these prophets have been mentioned in various places in the Holy Quran. As among these prophets, one of the most determined prophets is Hazrat Musa (peace be upon him). Both the Qur'an and the Torah agree on the name of Hazrat Musa (peace be upon him). The Torah explains. Contrary to the Quranic teachings, the reason for the general slaughter of boys in the Torah is the increasing population of Bani Israel.According to Holy Qur'an, Hazrat Musa was brought up by Pharaoh's wife (Hazrat Asia), while according to Torah, he was raised by Pharaoh's daughter. Along with this, Holy Qur'an has also mentioned the miracles given to Hazrat Musa along with the virtues and perfections of Hazrat Musa**.**.

Keywords:- Introduction Hazrat Musa(pbuh), Quranic Teaching, Torah Teaching, Bani Israil .

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے شروع کیا ہر نبی کی ایک نرالی شان ہے ہوتی اور اس کی کچھ امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں، ان تمام انبیا میں موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے اس ی وجہ سے انہیں کلیم اللہ کہا جاتا ہے آپ علیہ السلام کا تذکرہ سب سے زیادہ قرآن حکیم باری تعالیٰ نے مختلف انداز میں مختلف جگہوں میں کیا ہے اسی طرح آپ علیہ السلام پر اللہ نے مقدس تورات کتاب نازل فرمائی۔ اسی طرح تورات کی کتاب خروج میں آپ علیہ السلام کے احوال کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قرآن بغیر کسی شک وشبہ کے کلام اللہ ہے جبکہ تورات میں تحریف ہوئی اس طرح دونوں کتب کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو اس سے تورات میں ہونے والی تحریفات کھل کر سامنے آجائے گی دوسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احوال تورات کی کتاب خروج اور قرآن کی روشنی میں ہمارے سامنے واضح ہو جائے گئے۔

1. حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام

تورات کی روشنی میں:

تورات کی کتاب خروج کے مطابق حضرت موسیٰ کا نام (موسیٰ) جنابِ اسیہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا کی بیٹی نے رکھا تھا

موسیٰ نام کا مطلب پانی سے نکالے کے ہیں۔([1])

اصل لفظ موسیٰ عبرانی لفظ موشی سے ماخوذ ہے۔ موسیٰ اصل میں جو لفظ ہے یہ عبرانی زبان کے ایک لفظ موشیٰ سے ماخوذ ہے موشیٰ کا مطلب نجات کے ہیں۔ آپ کا یہ نام چھوٹی عمر میں یہ ان کا نام رکھا ہوا نہیں تھا۔ ([2])

تالمود میں کلیم اللہ کے بہت سے نام تحریر ہیں۔ جن کا تذکرہ کچھ یوں ہے فرعون کی لخت جگر باتھیا (بیٹی) نے نام موسیٰ رکھا۔ کیونکہ اس نے آپ کو پانی سے نکلوایا۔ ہیبر آپ کے والد نے رکھا، ماں نے یکو تیل، بہن نے یار و اور آپ کے بھائی نے ابی گید ورے رکھا۔ اسرائیل والوں نے آپ کا نام شیمائیاہ بن نتن ایل رکھا ہوا تھا۔([3])

قرآن حکیم کی روشنی میں:

قرآن میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا نام رکھنے کا ذکر نہیں ہے کہ کس نے آپ کا نام رکھا۔ ویسے آپ کا نام مختلف جگہوں پر قرآن میں آیا ہے

تقابل

قرآن حکیم اور تورات حضرت موسیٰ کے نام ''موسیٰ''میں متفق ہیں۔ ہاں ان کا جو نام رکھا ہے اس کی تفصیل ہمیں صرف تورات میں ملتی ہے جب حضرت آسیہ نے ان کو پانی میں فرعون کے خوف سے صندوق میں ڈال کر بہایا تو وہ فرعون کے محل میں پہنچ گے پھر تورات کے مطابق فرعون کی بیٹی نے ان کو پکر لیا۔ اور آپ علیہ السلام کا نام بھی اسی نے رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب نامہ

تورات کی روشنی میں:

حضرت یعقوب علیہ السلام تک آپ کا شجرہ نسب چند ترک میں جاملتا ہے۔ والد ماجد کا نام آپ کے عمران اور والدہ ماجدہ کا نام یوکابد تھا۔ عمران کا شجرہ نسب عمران بن قہات (4) لاوی بن یعقعوب بن اسحاق بن ابراہیم (5)

تقابل

تورت نے آپ علیہ السلام کے شجرے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم شجرے کو بیان تو نہیں کرتا نہ انکار کرتا ہے۔

3- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور نومولود بچوں کا قتل

تورات کی روشنی میں:

فرعون نے اپنی قوم کو کہا بنی اسرائیل والے ہم سے مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا ہمیں ان کا کچھ نہ کچھ کرنا چاہے اور ان کو مستحکم نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اور ان کو روکنا چاہیے۔ (6) اور ان پر ظلم شروع کر دیا اور فرعون نے حکم دیا کہ دائیوں کو بلایا کے نرینہ اولاد کو قتل کر دو اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دو۔۔ (7). لیکن تالمور میں ہمیں بادشاہ کے خواب اور اس کی تعبیر کا ذکر ملتا ہے (8)

قرآن کی روشنی میں:

جب حضرت موسیٰؑ کے پیدا ہونے کا وقت آیا تو نجومی فرعون کے دربار میں پیش ہوا (9) اور فرمایا کہ ہمارے حساب کے مطابق بنی اسرائیل میں ایک لڑکا جنم لینے والا ہے جو فرعون کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوگا اور وہ فرعون کی

حکمرانی کو تیس نیس کر دے گا اور فرعون پر غلبہ پالے گا اور اسے اپنی زمین سے نکال باہر کرے گا اور اس کے مذہب کو تبدیل کر دے گا۔(10)

کہیں صحابہ کرام کے دور رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ روایتے:

> "خواب میں فرعون نے دیکھا کہ ایک آگ بیت المقدس کی طرف سے آئی اور مصر کے تمام قبطیوں کے گھر جلا گئی لیکن کوئی خسارہ نہ ہوا بنی اسرائیل کو۔ جب فرعون بیدار ہوا تو وہ اس رویا سے گھبراہٹ کا شکار ہو گیا اور اس نے اپنے نجومیوں کو اکٹھا کیا اور ان سے تعبیر پوچھنے لگا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ایک لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو گا اور اس کے ہاتھوں مصر والے تباہ ہو جائیں گے۔"(11)

تقابل

تورات کے مطابق فرعون نے نومولود بچوں کو قتل کرنے کا جو امر دیا تھا بنی اسرائیل کی کثرت اور ان کا عبرانیوں کے دشمنوں کے ساتھ ملنے کا خدشے کو ظاہر کیا ہے۔

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش

تورات کی روشنی میں:

جب آپ علیہ السلام کی والدہ کے لئے مزید چھپا کر رکھنا انتہائی مشکل ہو گیا تو انہوں نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا لے کر اس پر مٹی اور رال لگا کر جوڑا اور بچے کو ٹوکری میں رکھ کر دریا کے کنارے جھاؤ میں چھوڑ آئی اور اس بچے کی بہن دور کھڑی ہوئی اور دیکھتی رہی کہ بچے کے ساتھ کیا ہوتا ہے اسی اثناء میں فرعون کی بیٹی دریا کے کنارے غسل کے لیے آئیں وہ جھاؤ میں پڑھیں ٹوکری کو دیکھ کر اپنی سہیلی سے کہا ٹوکری کو اٹھا کر لاؤ جب لائی خادمہ تو دیکھا اس میں آپ علیہ السلام رو رہے ہیں فرعون کی بیٹی کو رحم آیا اور پیار آیا کہ یہ کس کا ہے۔(12)

بچے کو روتے ہوا دیکھا فرعون کی بیٹی نے حکم دیا کے جاؤ اس کو دودھ پلاؤ جب دودھ پلایا گیا تو آپ نے کسی دائی کا دودھ نہ پیا۔ جب موسیٰ کی بہن نے موقع دیکھتے ہوئے کہا فرعون کی بیٹی کو میں ایک عورت کو جانتی ہوں جو آپ کے لیے

دودھ اس طفل کو پلا سکتی ہے۔ بنت فرعون کا حکم ہے جاؤ بلا کر لاؤ موسیٰ علیہ السلام کی بہن ان کی ماں کو ساتھ لے کر آئی۔ انہوں نے دودھ پلایا اور وہ پینا شروع کر دیا۔([13])

قرآن حکیم کی روشنی میں:

حضرت موسیٰ کا وجود مٹانے اور پرورش کو روکنے کے لیے ساری احتیاط و تدابیر اختیار کی چنانچہ اس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچے کو مار ڈالو البتہ بچیاں جو ہوں ان کو زندہ رہنے دیا جائے اس نے بادشاہوں کی تمام دائیوں کو اکٹھا کیا اور کہنے لگا کہ جہاں کہیں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے اسے قتل کر دو ایسا ہی کرتی وہ اگر اور جو کوئی بچوں کو قتل نہیں کرے گی تو وہ خود ماری جائے گی۔

فرعون کی انہی اذیتوں اور بچوں کے بے تحاشا قتل عام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ------ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ"([14])

پھر جب ہماری جانب سے ان کی طرف ہدایت پہنچی، تو انہوں نے کہا جو ایمان لائے ایک خدا پر ان سب کے بچوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو چھوڑ دو۔([15])

اللہ نے حضرت آسیہ کی طرف پیغام بھیجا کے جب موسیٰ کو چھپانا مشکل ہو تو نیل میں ٹوکری میں ڈال کر بہا دینا۔ ([16])آپ کی والدہ نے جب رونے کی آواز موسیٰ علیہ السلام کی سنی تو ایسا ہی کیا اور بہن اس صندوق کے ساتھ کنارے کنارے نیل کے بھاگنا شروع ہو گی۔ اور دیکھا کہ صندوق جو فرعون محل میں جا پہنچا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ"([17])

بہر حال جب صندوق محل کے باغات میں جانے والے پانی میں پہنچ گیا تو اس کو فرعون کی بیوی نے اٹھایا۔([18])

فرعون کی بیوی (آسیہ) نے صندوق کھولا تو اس میں پیارا سا بچہ تھا۔ کسی نے کہا یہ بچہ کہی فرعون کو نقصان نے پہچائے کہیں بعد میں حضرت آسیہ نے کہا ایسا نہیں ہو گا یہ آپ کی اور میری انکھوں کی ٹھنڈک بنے گا اور یہ ہماری تربیت سے ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا۔([19])

ارشاد ربانی ہے کہ:

"فَالْتَقَطَهُ ------ يَشْعُرُوْنَ"([20])

چنانچہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

"قال انبی ﷺ لو قال -------- عین له"([21])

اگر وقت کار عمیس حضرت آسیہ کی بات پر ہاں کہہ دیتا کہ یہ طفل میری انکھوں کی راحت ہو گا تو وہ ضرور موسیٰ کے اوپر صدق دل سے ایمان لاتا۔

فرعون کے گھر جب حضرت موسیٰؑ گئے تو عورتوں نے آپؑ کو دودھ پیش کرناچاہالیکن آپؑ نے کسیحاتون کا بھی دودھ نہیں پیا جس پر وہ سب بہت پریشان ہوئے آپؑ کو مختلف قسموں کی خوراک پیش کرنے کی کوشش کی لیکن آپؑ نے نہ کچھ کھایااور نہ ہی پیاتو حضرت آسیہؓ نے حکم دیا کہ جاؤ کسی عورت کو لے کر آو جو اس کو دودھ پلائے تو حضرت موسیٰؑ کی ہمشیرہ نے کہامیں ایک عورت کو جانتی ہو میں اُس عورت کو لے کر آتی ہوں اور حضرت موسیٰؑ کی ہمشیرہ اپنی ہی والدہ کو لے کر آتی ہے اور وہ دودھ پلاتی ہے اور حضرت موسیٰ دودھ پیناشروع کردیتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلانے کی ذمہ داری ان کی ماں کے ہی ذمہ لگادی۔

جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فرددناه الى امه کی تقر عينها ولا تحزن ولتعلم ان وعد الله حق ولكن اكثر لا يعلمون"

تقابل

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں وہ بچہ فرعون کی بیوی کا بیٹا ٹھہرا تھا۔ حضرت آسیہ نے اپنے خاوند سے کہا تھا کہ یہ میرے اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی اور اس کو بیٹا بنالیں گے۔ لیکن تورات کی رو سے موسیٰ فرعون کی بیٹی کا بیٹا (متبنی) ٹھہرا تو اسی صورت میں فرعون کی بیٹی کا بچہ کو متبنیٰ ٹھہرانا صحیح نہیں۔

5- ہجرتِ مدین

تورات کی روشنی میں:

جب موسی علیہ السلام جوان ہوئے اور اپنے بھائیوں کے پاس ملنے گئے تو باہر دیکھا کہ ایک مصری عبرانی پر تشدد کر رہا ہے اور عبرانی کی مدد کو کوئی جا نہیں رہا آپ اس کی مدد کو حاضر ہوئے اور ظالم کو روکنے کے لیے مکا مارا اور وہ وہی مارا گیا اور آپ اس کو ریت میں چھپا دیا اور واپس آگئے۔ جب اگلے روز دیکھا دوبارہ وہی عبرانی کسی اور سے جھگڑا کر رہا ہے آپ نے اس کو کہا تم روز کسی نہ کسی سے جھگڑتے رہتے ہو اتنے میں اس عبرانی نے شور مچا دیا کہ تم اس مصری کی طرح مجھے بھی مار دینا چاہتے ہو اُس مصری کا یہ کہنا تھا کہ بات پھیل گئی اور بات فرعون تک پہنچ گی اور فرعون نے حکم جاری کیا کہ موسیٰ کو پکڑ کر قتل کر ڈالو۔ جب حضرت موسیٰ کو خبر ملی کے فرعون کے حکم پر آپ کو قیدی بنا کر قتل کیا جائے آپ یہاں سے ہجرت کر جائے اور آپ مدین کی طرح ہجرت فرما گئے۔ (22)

قرآن حکیم کی روشنی میں:

فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پلتے رہے اس کی سواریوں پر سوار ہوتے رہے اور وہی اعلی لباس پہنتے جو فرعون اور اس کے گھر والے پہنتے اور آپ کو موسیٰ بن فرعون کے نام سے پکارا جاتا۔ جب آپ کافی عمر تک شاہی تربیت میں رہ کر جوان ہوئے تو ان کو یہ پتہ چلتا تھا کہ وہ اسرائیلی ہے اور مصری خاندان سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ جب وہ یہ دیکھتے کہ بنی اسرائیل پر بہت سخت طرح کے مظالم ہو رہے ہیں اور غلامی میں زندگی کی گزر بسر کر رہے ہیں تو ان کا خون جوش مارتا اور وقتاً اسرائیلیوں کی مدد بھی فرماتے تھے جب ایک روز انہوں نے محل کے باہر دو لوگوں کو لڑتے دیکھا تو آپ نے ان میں سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے ایک کو مکا مارا اور وہ مارا گیا اور پھر فرمایا یہ جو مکے سے مرا ہے یہ شیطان کی طرف سے ہوا۔ جیسے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سوہ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

"وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ -------ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ" (23)

یہاں پر یہ بات واضح ہے کہ حضرت لسان موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہنا کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا جرم نہیں بلکے برگزیدہ بندوں کی نشانیاں میں سے ہے کہ وہ حقیر سی خطا پر بھی افسردہ اور استغفار کے طلب گار ہوتے ہیں۔ گزشتہ رات حضرت موسیٰ نے کشمکش میں بسر کی کہ دیکھیں کہ گزشتہ واقعہ کا کیا نتیجہ ہو گا ہے جو ان کے ہاتھوں سے مارا گیا تھا۔ اس سے اگلے دن کا واقعہ بھی اللہ نے سورہ القصص میں ارشاد فرمادیا تفصیلی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا -------مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ" (24)

آئندہ روز جب وہ گھر سے نکلے پھر دیکھا کہ کل وال اسرائیلی کسی اور سے آج جھگڑا کر رہا ہے اس نے کلیم اللہ کو دیکھ کر آج بھی اپنی سپورٹ کرنے کی درخواست کی تو موسیٰؑ نے فرمایا کہ تو بڑا بے ہودہ شخص ہے۔ تیرا روزانہ جھگڑا رہتا ہے اس کو پکڑنے کے ارادے سے آگے بڑھے تو اسرائیلی سمجھا کہ وہ مجھے پکڑنا چاہتا ہے تو جلدی سے کہا موسی جیسے آپ نے کل ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا ویسے ہی آج مجھے مارنا چاہتے ہو جب کہ اس گفتگو کو قبطی نے سن لیا تو یہ بات فرعون تک پہنچائی کہ کل ہونے والے قتل کا ذمہ دار موسی ہے تو بادشاہ اور بادشاہ کے مشیروں نے جب موسی کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا انکے رشتے داروں میں سے ایک آدمی موسی کے پاس آیا اور اسکے فیصلے سے آگاہ کیا کہ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کو یہاں سے نکلنے کا مشورہ بھی دیا (25)

حضرت موسیٰؑ اس آدمی کی بات مانتے ہوئے مصر سے چلے گئے اور ملک شام کے شہر مدین کی طرف چلے گئے جو کہ فرعون کے زیر سایہ نہ تھا۔ اس زمانے میں ہر آدمی بغیر پاسپورٹ یا ویزے کے دوسرے ممالک یا شہر آسکتا تھا۔ چونکہ موسیٰؑ راستہ پتہ نہ تھا۔ اس لیے اللہ عزوجل سے خیر کی امید باندھ کر یہ دیا کی۔

حضرت موسیٰ کے ساتھ کوئی رہبر نہیں تھا اور وہ اللہ تعالی پر توکل کر کے چلتے چلتے صحیح سلامت مدین پہنچ گیے۔ (26)

تقابل

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں موسی علیہالصلوۃ والسلام کا مصری کو قتل کرنا ظلم دفع کرنے کے ارادے سے مکا مارنا تھا جب کہ تورات کی روسے آپ نے مصری کو مکا قصداً قتل کے ارادہ سے مارا تھا اور اس پر دلیل کہ حضرت موسی علیہالسلام کا ادھر ادھر دیکھنا (کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا) اور ریت میں چھپانا ہے۔ (27)

قرآن مجید کی تصریح کے مطابق اگلے دن جھگڑا کرنے والوں میں سے ایک مصری اور ایک عبرانی تھا جبکہ تورات کی کتاب خروج میں دونوں عبرانی (قبطی) تھے (28)

قرآن کی تعلیمات کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک مرد مومن آیا اور کہا کہ رؤسا آپ کو مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں نیز آپؑ کو مصر سے جانے کا مشورہ دیا۔ (29)

دوسری جانب تورات کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سوچ کر ڈر گئے کہ اب راز کھل گیا ہے تو فرعون کے خوف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مدیان بھاگ گئے۔(30)

6- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح

تورات کی روشنی میں:

جب حضرت موسیٰ ہجرت کر کے مدین کی طرف آئے تو ایک کنوین پر آپ بیٹھے وہاں یترو کاہن کی سات بیٹیاں اپنے بوڑھے باپ کی بھیڑ بکریاں کو پانی پلانے آئی اور گڑریوں نے آکر بھگایا حضرت موسیٰ نے ان کی مدد کی اور ان کے جانوروں کو پہلے پانی پلا کر ان کو جانے دیا جب لڑکیوں نے جلدی جا کر گھر میں اپنے باپ کو سارا واقعہ سنایا تو باپ نے حکم دیا کے اس کو ساتھ گھر لے کر آؤ اور اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے ۔جب موسیٰ علیہ السلام یترو کے گھر آئے تو آپ کو یترو نے اپنی بیٹی صفورہ سے نکاح کی پیش کش کی اور آپ کا نکاح بھی کروایا۔(31)

قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید سفر کے دوران تفصیلی حالات کو پیش نہیں کرتا لیکن وہاں مدین پہنچنے پر حالات کو ذکر کرتا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام دس دن کے طویل اور تھکاوٹ سے بھرپور سفر کے بعد مدین کے کنویں پر پہنچے۔ وہاں پر لوگ اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلانے میں مصروف تھے۔ وہاں آپ نے دو خواتین کو پایا جوان لوگوں کے علاوہ تھیں اور اپنے جانوروں کو پانی لا رہے تھے اور آپ نے ان کو وہاں تنگ پایا اور ان کی مدد کی۔ لڑکیاں جانوروں کو پانی پلایا اور وہاں سے گھر واپس چلی گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ --------اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ(32)"

جب لڑکیاں گھر پہنچی تو وہ دیکھتی ہے کہ ان کے والد ان سے دریافت کرتے ہیں جلدی انے کی وجہ کے آج جلدی جانورں کو پانی پلا کر آنے کی کیا حکمت ہے۔ بیٹی نے موسیٰ علیہ السلام کا کنویں کا سارا واقعہ سنایا اور والد صاحب بہت متاثر ہوئے تو والد صاحب نے کہا ان کو تو مہمان نوازی کرنی چاہیے اور ایک بیٹی کو کہا جاؤ ان کو دعوت دو کہ گھر آئے ہمارے اور مہمان بنے ہمارے۔ جب آپ دعوت پر آپ گھر آئے تو آپ کی ملاقات جب لڑکیوں کے باپ سے ہوتی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ آپ نیک سیرت اور اعلیٰ کردار کے ہیں تو آپ ان کو اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کا

پیغام دیتے اور آپ علیہ السلام نے اس قبول کیا اور کچھ حق مہر مقرر کر کے نکاح فرمایا اس بات کو بھی سورہ القصص میں بیان کیا گیا جیسے کہ جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا --------مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ" (33)

تقابل

قرآن کے مطابق حضرت موسیٰ نے مدین میں دو خواتین کو دیکھا جب کہ تورات کی کتاب خروج میں شیخ مدین کی سات بیٹیاں تھی۔(34)

قرآنی تعلیمات میں صاحب مدین کا نام صراحتہً نہیں اور عامتہ الناس میں مشہور یہ ہے کہ صاحب مدین حضرت شعیب علیہ السلام ہیں۔ لیکن راجح قول اس کے نام کے بارے میں سکوت کا ہے۔

تورات کی کتاب خروج کی روشنی میں صاحب مدین کا نام یترو(35) ہیں۔اور اسی خروج میں موسیٰ کے خسر کا نام رعوایل(36) اور کتاب گنتی میں حوباب نام(37) مذکور ہیں۔اس طرح تورات کے اپنے بیان میں بظاہر تضاد نظر آتا ہے۔

7- عطائیگی کتاب

تورات کی روشنی میں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی گئی کہ بنی اسرائیل اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس پر عمل کرے اور خداوند کا شکر ادا کرے۔ جیسے کہ تورات میں مذکور ہے کہ:

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہیں ٹھہرا رہ اور میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دوں گا تا کہ تو ان کو سکھائے۔"(38)

یہود و نصاریٰ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تورات کے مصنف خود موسیٰ علیہ السلام ہیں اور انہوں نے اس کو علمائے یہود کے سپرد کر کے اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔

تورات کی کتاب استثنا میں بیان ہوا:

جب موسیٰ علیہ السلام شریعت موسوی کو ایک کتاب میں لکھ لیا تو بعد میں اس کو لاویوں کو کہا کہ اس کو خدا کا عہد کا صندوق ہے اس کے پاس رکھ دو۔(39)

قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر ۱۰ صحیفے نازل فرمائے پھر آپ علیہ السلام کو کتاب الہی تورات عطا کی اور آپ کے واسطے سے حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا ہوئی۔اس کتاب سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ"

"اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ"(40)

موسیٰ کو کتاب دی کے جو نیک کاروں کو احسان کرے ہر چیز کی وضاحت اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ اپنے رب سے لقاء پر یقین لائیں۔

تقابل

اسلامی تعلیمات اور بائبل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات تختیوں کی صورت یں ہی دیا گیا۔ اور یہ کہ تورات خود اللہ تعالیٰ نے لکھی تھی۔ یہاں ایک اہم بات قابل توجہِ ہے کہ فی زمانہ تورات اس حالت میں موجود نہیں ہے جس میں وہ نازل ہوئی بلکہ اس میں یہودیوں نے بہت تحریفات کر دی ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر یہود کی تحریفات کا بیان ہے۔

8- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال

تورات کی روشنی میں:

تورات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر متعدد مقامات پر کیا گیا ہے ان میں سے ایک جگہ مذکور ہے: حضرت موسیٰ کو خدا نے ساری زمین ران سے لیکر جلعاد تک ساری کی ساری دکھلائی سارا نظارا کروایا اور کروانے کہ بعد کہا مواب کے ملک میں ہی وفات پائی اور اپ کو فغفور میں دفن کیا اور آپ کا مزار آج تک کسی کو نہیں پتہ اور اس دنیا سے ۱۲۰ برس کی عمر میں پردہ فرماگا۔(41)

خداوند نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ دیکھ تیرے مرنے کے دن آپہنچے۔

تورات میں حضرت موسیٰ کی موت کا ذکر نو بار کیا گیا ہے۔

۱۔ تیری وفات کا وقت نزدیک آیا ہے۔(42)

۲۔ اس اس پہاڑ پر تو رحلت پائے گا۔(43)

۳۔ کیونکہ میں مرنے کو ہوں۔

۴۔ کیونکہ مین جانتا ہوں کہ میری موت کے بعد (44)

۵۔ تو میرے مرنے کے بعد کیا ہو گا۔(45)

۶۔ قبل وصال بنی اسرئیل کو دعا سے نوازا(46)

۷۔ وقت نزع موسیٰ ۱۲۰ برس کے تھے(47)

۸۔ موسیٰ وفات پا گیا۔(48)

۹۔ کہ میرے بندہ موسیٰ مر گیا ہے۔(49)

قرآن حکیم کی روشنی میں:

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ کے وصال کا تذکرہ نہیں ملتا لیکن حدیث میں ہمیں ملتا ہے جیسا کہ جب عزرائیل علیہ السلام آپ کی روح قبض کرنے آئے تو آپ نے تھپڑ دے مارا اور ان کی آنکھ نکال دی۔ حضرت عزرائیل نے اللہ کے حضور جا کر عرض کی یا اللہ انہوں نے تھپڑ مارا اور انکھ باہر نکال دی اللہ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ بیل کے اوپر ہاتھ رکھے جتنے بال آئے اتنی عمر دے دی جائے گی جب عزرائیل علیہ السلام نے حضرت موسی سے عرض کی تو جواب میں حضرت موسیٰ نے فرمایا بعد میں فرمایا پھر موت پھر موسیٰ علیہ السلام خوشی خوشی دنیا سے کوچ کر گے۔(50)

تقابل:

تورات میں حضرت موسیٰ کی وفات کا تذکرہ ہمیں کہیں جگہوں پر ملتا ہے جبکہ قرآن مجید میں ہمیں نہیں ملتا ہے۔

خلاصہ بحث

دنیا میں افضل واعلیٰ ہستیاں انبیاء ورسل ہوتے ہیں۔ اور ان انبیاء کرام کا تذکرہ جگہ بہ جگہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔ جیسے کہ ان انبیا میں ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے نام پر قرآن اور تورات دونوں متفق ہے البتہ ان کا نام فرعون کی بیٹی نے رکھا اور ان کے اور کئی نام بھی تھے۔ساتھ حضرت موسیٰ کا شجرہ قرآن نہیں بیان فرماتا تورات بیان کرتی ہے۔قرآنی تعلیمات کے خلاف تورات میں لڑکوں کے عام ذبح کرنے کی وجہ بنی اسرائیل کی بڑھتی آبادی بتائی گئی ہے۔قرآن حکیم کے مطابق حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ) نے کی جبکہ تورات کے بقول فرعون کی بیٹی نے کی۔اس کے ساتھ قرآن حکیم نے بھی حضرت موسیٰ کو دیے جانے معجزات کا تذکرہ کیا ہے اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کے فضائل و کمالات کو بیان کیا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ کتاب مقدس، خروج، ۲:۱۰ Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:10

2- Katsenelson, L. (2015). The Jewish Encyclopedia (Vol. 9), New York: London funks& Wagnall Company, p.56

3۔ پولانو، ایچ، تالمود۔اردو ترجمہ، سٹیفن بشیر، (گوجرانوالہ، مکتبہ عنادیم ۲۰۱۰)، ص ۸۸
Pūlano, H,Tālmūd, Stephen Bashir (Gūjranwalā , Maktaba Anādym 2010) 88

4۔ کتاب مقدس، گنتی، ۲۶:۵۷
Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, 26: 57

5۔ کتاب مقدس، پیدائش، ۲۹:۳۵
Kitāb-e-Muqaddas, Paydʾish, 29: 35

6۔ کتاب مقدس، خروج، ۱:۱۱
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 1:11

7۔ کتاب مقدس، خروج، ۱:۱۵تا۱۶
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 1:15-16

8۔ پولانو، ایچ، (۲۰۱۰)۔تالمود۔اردو ترجمہ، سٹیفن بشیر، گوجرانوالہ، مکتبہ عنادیم، ص ۸۶تا۸۷
Pūlano, H,Tālmūd, Stephen Bashir (Gūjranwalā , Maktaba Anādym 2010) 86-87

9۔ شوقی ابو خلیل اطلس القرآن، دمشق، دار الفکر، (۱۹۹۰) ص ۱۴۳
Shūki Abu Khalil,Atlas al Quran,Damishq,Dār al-fikar, 1996, 143

9۔ پولانو، ایچ، (۲۰۱۰)۔تالمود۔اردو ترجمہ، سٹیفن بشیر، گوجرانوالہ، مکتبہ عنادیم، ص ۸۶تا۸۷
Pūlano, H,Tālmūd, Stephen Bashir (Gūjranwalā , Maktaba Anādym 2010) 86-87

10۔ الطبری، ابن جریر، تاریخ الطبری، (مؤسسۃ الرسالۃ ۱۳۸۷ھ)، ج ا، ص ۳۸۷
Al- Tabarī Ibn Jarir, Tarikh Tabarī, (Musisat al-Rasāla, 1387) 387/1

11۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنہایہ، (کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۰۸)، ج ا، ص ۳۱۱
Ibn Kasīr, Āismāʿil bin Ūmar, albadaya wā Anahayā, (karachi, Dar āl Išaʿat 2008) 2/311

12۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۳تا۶
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2: 3-6

13۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۷تا۱۰
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:7-10

14۔ سورہ البقرہ، ۲: ۴۹
Āl Baqarat 2: 49

15۔ سورۃ المؤمن، ۴۰: ۲۵
Momin 40:25

16۔ سٹیفن بشیر، تالمود، (گوجرانوالہ، مکتبہ عنادیم ۲۰۱۰)، ص ۷۷ا
Pūlano, H,Tālmūd, Stephen Bashir (Gūjranwalā , Maktaba Anādym 2010) 86-87

17۔ سورۃ الانفال، ۸: ۲۸
Ānfāl 8: 32

18۔ الوسی، محمود بن عبداللہ، روح المعانی (بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۵) ج ۱۰، ص ۲۵۶
Ulosi, Mūḥammūwd binAbd Allah, Roh āl Mani, (Berūt: Dār āl Kūtūb ālʿalamiyah,1425) 10/256

19۔ سیوہاروی، حفظ الرحمان، (قصص القرآن، کراچی، دار الاشاعت ۲۰۰۲)، ج ا، ص ۲۸۴
Su Harvi, Hifz āl Raḥmān, Qsas al Qūrān , (karachi, Dar āl Išaʿat 2002) 1/284

20۔ سورۃ القصص، ۲۸: ۸تا۹
Qaṣaṣ 28: 8-9

21۔ القرطبیؒ، ابو عبداللہ محمد بن احمد، (۱۹۶۴) الجامع لاحکام القرآن ا لمشہور تفسیر القرطبیؒ ، القاہرۃ، دار الکتب المصریہ، ج ۱۳، ص ۲۵۴

Al-Qurtubī, Abu Abd Allah Muhammad binAhmad, Al-Jāmi'a Li ahkāmal-Qur'an (Tafsīr Al-Qurtubī), (CairaDār al-Kutub al-Masrya1964)13/254

22۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۱۱تا۱۵
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:11-15

23۔ سورۃ القصص ۲۸: ۱۴تا۱۷
Qaṣaṣ 28: 14-17

24۔ سورۃ القصص ۲۸: ۱۸تا۱۹
Qaṣaṣ 12: 18-19

25۔ غلام اللہ، تفسیر جواہر القرآن، (راولپنڈی، کتب خانہ رشیدیہ، س۔ن)، ج ۲، ص ۸۵۶
Gulam allah,Tafseer Jawāhir āl Qūrān, (Rawalpindi kūtab Khana Rashʿida, nd)2/856

26۔ محمد عاشق، (۲۰۰۶) انوار البیان، دار الاشاعت، کراچی، ج ۴، ص ۲۳۲

27۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۱۲
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:12

28۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۲
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:2

29۔ سورۃ القصص، ۲۸: ۲۰
Qaṣaṣ 12: 20

30۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۱۴تا۱۵
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:14-15

31۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۱۶تا۲۲
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:10

32۔ سواتی، عبد الحمید، معالم العرفان، (مکتبہ دروس القرآن گجرانوالہ س۔ن)، ج ۱۴، ص ۵۲۳تا۵۲۵
Swāti, Abdhamid, Mūʿalim āl irfān (Gūjranwala maktaba drūs al qūrān nd) 14/523-525

33۔ سورۃ القصص، ۲۸: ۲۵تا۲۸
Qaṣaṣ 12: 25-28

34۔ کتاب مقدس، خروج، ۲: ۱۶تا۱۷
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:16-17

35۔ کتاب مقدس، خروج، ۳: ۱تا۴
Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 3:1-4

36۔ کتاب مقدس، خروج، ۲:۲۹

Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 2:29

37۔ کتاب مقدس، گنتی، ۱۰:۲۹

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, 10: 29

38۔ کتاب مقدس، خروج، ۲۴:۱۲

Kitāb-e-Muqaddas, Khrūj, 24:12

39۔ کتاب مقدس، استثناء، ۳:۲۴تا۲۶

Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā, 3: 24-26

40۔ سورۃ الانعام ۶:۱۵۴

Ān'ām 6: 154

41۔ سیوہاروی، حفظ الرحمان (۲۰۰۲)، قصص القرآن، کراچی، دار الاشاعت، ج۱، ص ۴۴۳

Su Harvi, Hifz āl Raḥmān, Qsas al Qūrān,(karachi, Dar āl Iša'at 2002) 1/443

42۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۱:۱۴ 31:14Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā,

43۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۲:۵۰ Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā 50: 32

44۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۱:۲۹ Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā 29: 31

45۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۱:۲۷ Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā, 27: 31

46۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۳:۱ Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā, 1: 33

47۔ کتاب مقدس، تثنیہ ۳۴:۷ Kitāb-e-Muqaddas, Tasniā, 7: 34

48۔ کتاب مقدس، یوشع ۱:۱ Kitāb-e-Muqaddas, yūša 1:1

49۔ کتاب مقدس، یوشع ۱:۲ Kitāb-e-Muqaddas, yūša 1:2

50۔ بخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح، (لبنان، بیروت: دار الفکر ۱۹۹۰) ص ۴۲۲، رقم الحدیث ۱۳۳۹

Būẖāri, Mūḥammad bin Āismā'il- āl Ğāmi' āl Ṣaḥiḥ. (LūbnānBerūt: Dār āl, Fikar1990) P422, 1339